

50739 - جس بھائی کا خرچہ والد برداشت کرتا ہو اسے زکاۃ دی جاسکتی ہے؟

سوال

سوال : کیا میں اپنی زکاۃ اپنے زیر تعلیم بھائی کو دے سکتا ہوں جو یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کر رہا ہے، اور نفسیاتی مریض ہونے کی بنا پر ملازمت نہیں حاصل کرسکا، اس وقت وہ والد کے ساتھ رہتا ہے اور اس کا خرچ والد صاحب برداشت کرتے ہیں، والد صاحب کی مالی حالت بھی اچھی نہیں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اپنے محتاج اور ضرورت مند رشتہ داروں کو زکاۃ اور صدقہ و خیرات دینا غیر رشتہ دار کو دینے سے افضل ہے؛ کیونکہ قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرنا ایک تو صدقہ ہے اور دوسرا صلہ رحمی، لیکن اگر یہ رشتہ دار ایسے افراد میں شامل ہوتے ہوں جن کا خرچ آپ کے ذمہ ہے تو پھر انہیں زکاۃ دینی جائز نہیں۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (20278) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اور آپ کے بھائی کا خرچہ آپ کے والد کے ذمہ واجب ہے، اور اگر آپ کے والد صاحب اس پر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو آپ اسے اپنی زکاۃ دے سکتے ہیں۔

دائمی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:

اول:

میرے والد رحمہ اللہ فوت ہو چکے ہیں، اور اپنے پیچھے سات افراد پر مشتمل خاندان چھوڑا ہے، جن میں میری والدہ کے علاوہ والد صاحب کی دوسری بیوی بھی شامل ہے، اور ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ کے بعد میرے علاوہ کوئی بھی کمانے والا نہیں ہے، تو کیا میں ان پر خرچ کرنے والی رقم کو اپنے مال کی شرعی زکاۃ شمار کر سکتا ہوں۔ یہ علم میں رہے کہ میں شادی شدہ ہوں اور میرا اپنا خاندان بھی ہے جسکی کفالت میں ہی کرتا ہوں۔؟

دوم:

میرا ایک بڑا بھائی شادی شدہ ہے اور اس کی دو بیویاں اور بہت زیادہ بچے ہیں، اور وہ ان سب پر خرچ کرنے میں اکیلا کافی نہیں جس کی بنا پر مجھ سے تعاون کرنے کا بہت زیادہ مطالبہ کرتا رہتا ہے، تو کیا اسے دی جانے والی رقم کو

زکاة شمار کر سکتا ہوں؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

"والد کی جانب سے بہن بھائی اگر محتاج اور فقیر ہیں اور ان کے پاس اپنے خرچہ کے لیے مال کافی نہیں تو انہیں زکاة دینے میں کوئی مانع نہیں، اور اسی طرح آپ اپنے بڑے بھائی کو بھی زکاة دے سکتے ہیں اگر وہ فقیر اور محتاج ہے اس کے پاس مال نہیں یا وہ اتنی کمائی نہیں کر سکتا جس سے وہ زکاة سے مستغنی ہو، اس کی دلیل صدقات و زکاة کی آیت کا عموم ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: زکاة تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے - التوبة/ 60"

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (10 / 57 - 58)

اور ایک دوسرے فتویٰ میں ان کا کہنا ہے:

"اگر ان کی آمدنی گزرانِ زندگی کے لیے کافی نہیں تو آپ اپنے سگے بھائی اور سسر کو زکاة دے سکتے ہیں"

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (10 / 59)

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

"آپ کا یہ سوال کہ اگر آپ کا سگا بھائی یا بہن ہو تو کیا اسے زکاة دینا جائز ہے ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ: اگر تو آپ کے زکاة دینے کی وجہ سے آپ پر واجب کردہ چیز ساقط ہوتی ہو مثلاً اس کا نفقہ آپ پر واجب ہے، اور آپ اسے زکاة دیں تا کہ اس پر خرچ کرنے سے اپنا مال بچا سکیں تو یہ جائز نہیں؛ کیونکہ زکاة مال کے بچاؤ کا ذریعہ نہیں ہو سکتی، اور اگر آپ کے زکاة دینے سے واجب کردہ چیز ساقط نہیں ہوتی مثلاً آپ کے ذمہ اس کا خرچہ واجب ہی نہیں تھا، کیونکہ آپ اس کے وارث نہیں یا یہ کہ اپنے خاندان کے ساتھ آپ اس پر بھی خرچ کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے، یا وہ قرض کی ادائیگی کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس قرض کو ادا کرنے کے لیے آپ دیں تو آپ اسے اپنی زکاة دے سکتے ہیں، بلکہ یہ کسی دوسرے کو دینے سے افضل اور بہتر ہے؛ کیونکہ

اسے دینا ایک تو صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی ہے۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (18 / 422 - 423) .

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21810) اور (11492) کے جوابات کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم .